



## سوال

(95) مصارف زکوٰۃ کا معیار

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس فقیر کو زکوٰۃ دی جانی چاہیے مختلف وقت میں اس کے فقر و غربت کا اندازہ یکساں نہیں ہوتا۔ آخر اس کا معیار کیا ہے؟ اور جب زکوٰۃ دینے والے پر یہ واضح ہو جائے کہ اس نے زکوٰۃ غیر مستحق کو دے دی ہے تو کیا وہ دوبارہ زکوٰۃ نکالے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فقیر کو اتنی زکوٰۃ دی جائے جو اس کے لیے سال بھر کے لیے کافی ہو۔ اور زکوٰۃ دینے والے کو اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس نے جسے زکوٰۃ دی ہے وہ فقیر نہیں ہے تو اس پر قضا نہیں بشرطیکہ زکوٰۃ لینے والا ظاہر میں فقیر ہو جیسا کہ اس بارے میں صحیح حدیث وارد ہے وہ یہ کہ گزشتہ امتوں میں سے ایک شخص نے کسی کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دیا پھر خواب میں دیکھا کہ وہ تو مالدار ہے چنانچہ اس نے کہا: اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے میری زکوٰۃ تو ایک مالدار لے گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو بیان فرمانے کے بعد اسے برقرار رکھا اور بتایا کہ اس شخص کی زکوٰۃ قبول ہوگئی۔

اور یہ مقررہ اصول ہے کہ ہم سے پہلی امت کی شریعت ہمارے لیے بھی شریعت ہے جب تک کہ ہماری شریعت گزشتہ شریعت کے خلاف کوئی حکم نہ پیش کر دے۔ اور اس لیے بھی مذکورہ صورت میں زکوٰۃ کی قضا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص زکوٰۃ مانگنے کے لیے آئے آپ نے انہیں تو انا و تندرست دیکھا تو فرمایا:

”اگر تم دونوں چاہتے ہی ہو تو میں تمہیں دیدوں لیکن یاد رکھو کہ مالدار کے لیے اور کمانے کی طاقت رکھنے والے تو انا شخص کے لیے زکوٰۃ کے مال میں کوئی حصہ نہیں ہے۔“

اور اس لیے بھی کہ ہر پہلو سے فقیر کی ضرورت کا جاننا مشکل کام ہے لہذا اس کے صرف ظاہری حالات کو دیکھا جائے گا اور اپنے کو فقیر باور کرانے سے اسے زکوٰۃ دیدی جائے گی۔ بشرطیکہ زکوٰۃ دینے والے کو اس کے برخلاف کوئی بات معلوم نہ ہو اور اگر وہ بظاہر تو انا اور کمانے پر قادر نظر آ رہا ہے تو مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں اسے شرعی مسئلہ بھی بتا دیا جائے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



## ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 163

محدث فتویٰ